مولانا ابوریحان سیالکوٹی (قسط اوّل)

مرداورعورت کی نماز میں فرق!

تمھید : ایمان کے بعد سب سے اہم عبادت ،نماز ہے۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن (عبادات میں سے) سب سے پہلے نماز کا ہی حساب ہوگا، آج کل مسلمان اس میں بہت سستی کر رہے ہیں اس لئے نہایت ضروری ہے کہ مسلمانوں کونماز کی پابندی کی تلقین کی جائے اوران کونمازی بنانے پر محنت کی جائے ،لیکن بعض لوگ بے نمازوں پر محنت کرنے کی بجائے نمازیوں کی نمازوں کو غلط بتانے اور اس سلسلے میں ان کے دلوں میں شکوک شبہات پیدا کرنے اور طرح طرح کے وسوسے ڈالتے رہنے پر محنت کرتے ہیں، پھر ستم یہ کہ اس کو وہ لوگ اپنی جہالت کی وجہ سے دین کی اصل خدمت اور قرآن وحدیث کی صحیح توضیح وتشریح سمجھتے ہیں، حالانکہ قرآن کریم کی سورۃ ''الناس'' میں ایسے لوگوں کو ''خناس'' کہا گیا اوران کے اس وسواسی شر سے اللہ کی پناہ مانگنے کی تلقین کی گئی ہے، ایسے لوگوں کے وسوسوں میں سے ایک وسوسہ یہ ہے کہ'' مرداورعورت کی نماز میں کوئی فرق نہیں ہے، جوفرق کرتے ہیں وہ نمازیں غلط اور سنت کے خلاف پڑھتے ہیں'' حالانکہ خودان کی یہ بات ہی احادیث اور تعاملِ امت کے خلاف ہے، کیونکہ مرداورعورت کی نماز میں فرق نہ صرف صریح احادیث سے ثابت ہے بلکہ شروع سے امت کا تعامل وتوارث بھی اسی کے مطابق چلا آرہا ہے اس کی تفصیل قارئین آئندہ صفحات میں ان شاء اللہ ملاحظہ فرمائیں گے۔ اس کے ساتھ یہ بات بھی خوب اچھی طرح یادرکھنی چاہیے کہ یہ فتنوں کا دور ہے۔ اس میں اسلاف امت کے ساتھ جڑے رہنے میں ہی دین وایمان کی سلامتی اوران سے کٹنے میں اس کی بربادی ہے۔ قرآن وحدیث کی تعلیم بھی یہی ہے، جس کی تفصیل کا یہ موقع نہیں ہے۔

ارشادخداوندی ہے: واتبع سبیل من اناب الی (لقمان) ترجمہ: اوراس شخص کی راہ پر چلنا جو میری طرف رجوع ہو۔

(......ویتبع غیر سبیل المؤمنین نوله ما تولی ونصله جهنم و ساءت مصیرا) (النساء)

ترجمہ :''اور جو شخص چلا مسلمانوں کے رستہ کے خلاف تو ہم کرنے دیں گے۔ اس کو جو کچھ وہ کرتا ہے اور داخل کریں گے۔ اس کو جہنم میں اور بہت بری جگہ ہے جانے کی''۔

ارشادنبوی ﷺ ہے :''اتبعوا السواد الاعظم فانه من شذشذ فی النار ''ترجمہ: پیروی کرو بڑی جماعت کی جو جماعت سے کٹا (سمجھو) آگ میں گرا۔ (مشکوۃ ص/۳۰)

نیز فرمایا: وایاکم و الشعاب و علیکم بالجماعة او العامة (مشکوۃ ص/۳۱) ترجمہ: (گمراہی کی) گھاٹیوں سے

بچو، جماعت اور مجمع سے چمٹے رہو''۔

اس لئے اسلاف امت سے ہی جڑے رہنے کی کوشش کرنی چاہیے اور ان سے اپنا دینی رشتہ توڑ کر ان سے الگ کوئی راہ اختیار کرنے سے بہت ہی زیادہ بچنا چاہیے۔

اس تمہید کے بعد اب ملاحظہ ہو احادیث کے حوالہ سے مرد و عورت کی نماز میں فرق......

۱) **تکبیر تحریمہ کیلئے ہاتھ اٹھانے میں فرق**: تکبیر تحریمہ کیلئے ہاتھ اٹھانے میں مرد اور عورت کے درمیان یہ فرق ہے کہ مرد تو کانوں کے برابر ہاتھ اٹھاتے ہیں جبکہ عورتوں کو حکم ہے کہ وہ اپنے سینے کے برابر ہاتھ اٹھائیں، چنانچہ

الف: حضرت وائل بن حجرؓ کی مرفوع حدیث ہے، وہ فرماتے ہیں کہ

قال رسول اللہ ﷺ اذصلیت فاجعل یدیک حذاء اذنیک والمرأۃ تجعل یدیھا حذاء ثدیھا

''آنحضرت ﷺ نے ان سے فرمایا کہ جب تم نماز پڑھو تو اپنے ہاتھ کانوں کے برابر اٹھاؤ اور عورت اپنے ہاتھ چھاتی کے برابر اٹھائے'' (کنز العمال ص ۱۷۵، ج ۳/ مجمع الزوائد ص ۱۰۳، ج ۲، بیروت)

ب: حضرت عطاء تابعیؒ بھی یہی فرماتے تھے، چنانچہ ابن جریجؒ کہتے ہیں کہ میں نے ان سے پوچھا کہ تکبیر کے وقت کیا عورت بھی اپنے ہاتھوں سے اس طرح اشارہ کرے جس طرح مرد کرتے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا نہیں، عورت، مردوں کی طرح ہاتھ نہ اٹھائے، پھر بہت ہی پست انداز میں اپنے ہاتھوں سے اشارہ کر کے بتلایا اور فرمایا کہ عورت کیلئے (ہاتھ اٹھانے وغیرہ) کیفیت مرد کی سی نہیں ہے، اصل الفاظ یہ ہیں۔

عن ابن جریج قال قلت لعطاء اتشیر المرأۃبیدیھا کالرجل بالتکبیر؟ لا ترفع بذالک یدیھا کالرجال، و اشار، فخفض یدیہ جداو جمعھما الیہ و قال ان للمرأۃ ھیئۃ لیست للرجال

(المصنف لعبد الرزاق، ص ۱۳۷، ج ۳)

۲) **ہاتھ باندھنے میں فرق**: ہاتھ باندھنے میں بھی مرد اور عورت کے درمیان فرق ہے، مرد کیلئے تو افضل یہ ہے کہ وہ ناف کے نیچے ہاتھ باندھے جبکہ عورت کیلئے استر (زیادہ پردے والی بات) یہ ہے کہ وہ سینے پر ہاتھ باندھے۔ چنانچہ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: **رأیت النبی ﷺ وضع یمینہ علیہ شمالہ فی الصلوٰۃ تحت السرّۃ** (رواہ ابن ابی شیبۃ ص ۳۹۰، ج ۱، مطبوعہ ادارۃ القرآن کراچی ۱۴۰۶ھ)

ترجمہ: میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے نماز میں اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھا''

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: **ان من السنۃ فی الصلوٰۃ وضع الاکف علی الاکف تحت السرّۃ**

(راوہ احمد بحوالہ المنتقی لابن تیمیہ مع شرحہ للشوکانی، ص ۲۰۳، ج ۲ و اعلاء السنن ص ۱۶۶، ج ۲)

ترجمہ: ''ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھنا سنت ہے''

مصنف ابن ابی شیبہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے یہ الفاظ یوں منقول ہیں:

''من سنة الصلوٰة ان توضع الایدی علی الایدی تحت السرّة ''(مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۹۱، ج۱)

امام زیلعیؒ فرماتے ہیں کہ: ''واعلم ان الصحابی اذا اطلق اسم السنة فالمرد به سنة النبی ﷺ ''

(نصب الرایہ، ص۳۱۴، ج۱)

ترجمہ: ''معلوم رہے کہ صحابی جب (کسی چیز کو) سنت بتائے تو اس سے مراد نبی کریم ﷺ کی سنت ہوتی ہے''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: اخذ الاکف علی الاکف فی الصلوٰة تحت السرّة

ترجمہ: ''نماز میں ہاتھ کو ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھا جائے''(اعلاء السنن، ص۱۶۷، ج۲)

ومثله عن ابراهیم النخعی و ابی مجلز (مصنف ابن ابی شیبہ، ص۳۹۰، ج۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے وضع الیمنیٰ علی الیسریٰ فی الصلوة تحت السرّة (یعنی نماز میں دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے باندھنے) کو یکے از اخلاق نبوۃ فرمایا (الجوہر النقی علی البیہقی، ص۳۲، ج۲)

رہا مسئلہ عورت کے اپنے سینے پر ہاتھ باندھنے کا، تو اس کا......

الف: ایک ثبوت تو اوپر والی حدیث اور اثر ہی ہے کیونکہ مرد کے مقابلہ میں عوت کیلئے سینے کے برابر ہاتھ اٹھانے میں ایک حکمت یہ بھی ہے کہ اس میں پردہ زیادہ ہے۔ لہٰذا ہاتھ باندھنے میں بھی اس کیلئے وہی ہیئت زیادہ مناسب ہوگی، جس میں پردہ زیادہ ہوگا اور وہ ہے سینے پر ہاتھ باندھنا۔

ب: اسی لئے حضرت عطاءؒ ہی فرماتے ہیں: تجمع المرأة یدیها فی قیامها ما ستطاعت

''عورت اپنے قیام میں اپنے ہاتھوں کو جتنا سکیڑ سکتی ہو، اتنا سکیڑے''(مصنف: عبدالرزاق ص۱۳۷، ج۳)

ج: حضرت مولانا عبدالحیٔ لکھنوئیؒ نے اس کو سب کا اتفاقی مسئلہ بتایا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے:

امام فی حق النساء فاتفقوا علی ان السنة لهن وضع الیدین علی الصدر

''عورتوں کے حق میں سب کا اتفاق ہے کہ ان کیلئے سنت، سینے پر ہاتھ باندھنا ہے''(السعایہ، ص۱۵۶، ج۲)

۳) **سجدہ کی کیفیت میں فرق**: سجدہ کی کیفیت بھی مرد اور عورت کی الگ الگ ہے، مرد کو سجدہ میں پیٹ رانوں سے بازو، بغل سے جدا نیز کہنیاں زمین سے اٹھا کر رکھنی چاہئیں جبکہ عورت ان سب اعضاء کو ملا اور سمٹا کر رکھے، چنانچہ......

الف: امام ابوداؤد اپنی مراسیل میں روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت ﷺ، دو عورتوں کے پاس سے گزرے جو نماز پڑھ رہی تھیں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اذا سجدہ تما لضما بعض اللحم الی الارض فان المراۃ فی ذالک لیست کالرجل

''جب تم سجدہ کرو تو اپنے جسم کو زمین سے ملادو، اس لئے کہ بیشک عورت اس بارہ میں مرد کی طرح نہیں ہے''

(مراسیل ابی داؤد ملحقہ سنن ابی داؤد، ص ۸/ سنن بیہقی ص ۲۲۳، ج ۲/ اعلاء السنن، ص ۱۹۔۲۰، ج ۳)

فائدہ: اس میں آنحضرت ﷺ نے ''فان المراۃ لیست فی ذلک کالرجل'' فرما کر ایک اہم ضابطہ کی طرف اشارہ بھی فرمادیا یعنی یہ کہ نماز کے تمام احکام اول سے آخر تک مردوں اور عورتوں کیلئے یکساں نہیں ہیں، بلکہ بعض احکام مردوں کیلئے الگ ہیں اور عورتوں کے لئے ان سے مختلف، ہر صنف کو ان احکام کی پابندی لازم ہے جو اس سے متعلق ہیں۔

ب: حضرت علیؓ کا ارشاد ہے: اذا سجدت المراۃ فلتحتفز و لتلصق فخذیھا ببطنھا

''عورت جب سجدہ کرے تو خوب سمٹ کر کرے اور اپنے رانوں کو اپنے پیٹ سے ملالے''۔

(مصنف عبدالرزاق ص ۱۳۸/ ج ۳۔ سنن بیہقی ص ۲۲۲/ ج ۲۔ مصنف ابن ابی شیبہ ص ۲۷۰/ ج ۱)

ج: حضرت حسن بصری اور قتادہ (رحمہما اللہ جو اجلہ تابعین میں سے ہیں) فرماتے ہیں......

''اذا سجدت المرأۃفانھا تنضم ماستطاعت ولا تتجافی لکی لا ترفع عجیزتھا''

(جب عورت سجدہ کرے تو جتنی سمٹ سکتی ہو اتنی سمٹ جائے اور کھل کر سجدہ نہ کرے تاکہ اس کی پٹھ اونچی نہ ہو جائے)

(مصنف عبدالرزاق ص ۱۳۷ ج ۳)

د: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی مرفوع حدیث ہے: آنحضرت ﷺ نے عورت کی نماز کے بارے میں ارشاد فرمایا: اذا سجدت الصقت بطنھا بفخذھا کاستر مایکون لھا

''عورت جب سجدہ کرے تو اپنا پیٹ اپنی رانوں سے ایسے طور پر چپکالے جو اس کیلئے زیادہ سے زیادہ پردہ کا موجب ہو''

(سنن بیہقی، ص ۲۲۳، ج ۲/ اعلاء السنن، ص ۳۱، ج ۳)

فائدہ: اس میں آنحضرت ﷺ نے جو یہ فرمایا ہے کہ کاستر مایکون لھا اس سے ایک اہم اصول معلوم ہوا کہ عورتوں کیلئے نماز کی ہیئت وہ مسنون ہے جس میں ستر یعنی پردہ زیادہ سے زیادہ ہو۔

ہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ مردوں کو حکم دیا کرتے تھے کہ خوب کھل کر سجدہ کیا کریں۔ (ان یتجافوا فی سجودھم) اور عورتوں کو حکم دیا کرتے تھے کہ وہ خوب سمٹ کر سجدہ کریں۔

ان ینخفضن فی سجودھن (سنن بیہقی، ص ۲۲۲، ج ۲)

تنبیہ: امام بیہقیؒ نے حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت ابوسعید خدری (رضی اللہ عنہم) کی ان حدیثوں کو ضعیف بتلایا ہے لیکن اس سے نفس مسئلہ پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ ایک تو اس لئے کہ اصل استدلال اوپر والی حدیثوں سے ہے، یہ دونوں حدیثیں بطور استشہاد ذکر کی گئی ہیں۔ دوم اس لئے کہ ان کے ضعف کا جبیرہ اور تدارک اوپر والی حدیثوں سے ہو گیا ہے۔ سوم اس

لئے کہ اس موضوع پر ان سے زیادہ صحیح کوئی حدیث ان سے معارض موجود نہیں ہے، ایسی صورت میں کسی کی شخصی رائے کی بنسبت ضعیف حدیث پر عمل کرنا ہی صحیح وصواب ہوتا ہے۔

۴) **قعدہ کی ھئیت میں فرق:** چوتھا فرق مرد اور عورت کی نماز میں یہ ہے کہ قعدہ میں مرد اپنا بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھیں اور اپنا دایاں پاؤں کھڑا رکھیں جبکہ عورتوں کو اپنے دونوں پاؤں دائیں طرف نکال کر بائیں سرین پر بیٹھا چاہیے۔

الف: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کہ آنحضرت ﷺ کے زمانے میں عورتیں نماز کس طرح پڑھا کرتی تھیں؟ تو انہوں نے فرمایا کہ پہلے چارزانوں بیٹھتی تھیں، پھر ان کو حکم دیا گیا کہ خوب سمٹ کر بیٹھا کریں اور سند بھی اس حدیث کی اس درجہ کی ہے جس کو محدثین "سلسلة الذهب" (سونے کی زنجیر) کہتے ہیں، یعنی......

ابو حنيفة عن نافع عن ابن عمر انه سئل كيف كن النسآء يصلين على عهد رسول الله ﷺ؟ قال كن يتربعن ثم امرن ان يحتفزن (مسند امام اعظم از حصکفی، ص۷۳/ اعلاء السنن، ص۲۰، ج۳)

ب: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ مردوں کو حکم دیا کرتے تھے کہ تشہد میں دایاں پاؤں کھڑا رکھیں اور بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھا کریں اور عورتوں کو حکم دیا کرتے تھے کہ وہ چوکڑی بیٹھیں۔

و كان يامر الرجال ان يفرشوا اليسرى و ينصبوا اليمنىٰ فى التشهد و يامر النساء ان يتربعن

(سنن بیہقی، ص۲۲۳، ج۲)

ج: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں:

اذا جلست المرأة فى الصلوٰة وضعت فخذها على فخذها الاخرىٰ الخ "عورت جب نماز میں بیٹھے تو اپنی ایک ران دوسری ران پر رکھے" (سنن بیہقی، ص۲۲۳، ج۲/ اعلاء السنن، ص۲۵، ج۳)

فائدہ: واضح رہے کہ چوکڑی دو طرح کی ہوتی ہے، ایک وہ جو نماز سے باہر ہوتی ہے اور دوسری وہ جو نماز کے اندر ہوتی ہے۔ نماز سے باہر کی چوکڑی تو وہی ہے جسے آلتی پالتی کہتے ہیں یعنی دایاں پاؤں بائیں گھٹنے کے نیچے اور بایاں پاؤں دائیں گھٹنے کے نیچے دے کر بیٹھنا اور نماز کے اندر کی چوکڑی یہ ہے کہ دایاں پاؤں دائیں سرین کے ساتھ (باہر کی طرف) اور بایاں پاؤں دائیں ران کے ساتھ (اندر کی طرف) ملا کر سرین پر بیٹھا جائے۔

(اوجز المسالک، ص۲۵۸، ج۱)

نماز کی اس کے علاوہ ایک اور بیٹھک بھی ہے جسے تورّک کہتے ہیں، وہ ہے اپنے دونوں پاؤں، دائیں طرف نکال کر بائیں سرین پر بیٹھنا۔ عورتیں پہلے نماز میں چوکڑی بیٹھا کرتی تھیں، اس میں چونکہ تورک کی بنسبت پھیلاؤ زیادہ تھا اس لئے بعد میں ان کو تورک کا حکم دیا گیا کہ اس میں تربع (چوکڑی) کی بنسبت سمٹاؤ زیادہ تھا۔

۵) **سر ڈھانکنے میں فرق**: پانچواں فرق مرد اور عورت کی نماز میں یہ ہے کہ مرد اگر ننگے سر نماز پڑھے تو ہو جاتی ہے اگر چہ بلا وجہ ایسا کرنا مکروہ ہے لیکن عورت کا پورا سر نہیں بلکہ اگر صرف چوتھائی سر بھی کھلا رہے تو اس کی نماز نہیں ہوتی، مرد کی ننگے سر نماز کے جواز کا ثبوت تو محتاجِ بیان نہیں، کیونکہ اس کے جواز کا اور کوئی قائل ہو یا نہ ہو غیر مقلدین تو اس کے نہ صرف جواز کے بلکہ اس کی افضلیت تک کے اور پھر صرف قائل ہی نہیں بلکہ اس کے داعی و مناد ہیں۔ باقی رہا عورتوں کی ننگے سر نماز کا عدم جواز تو اس کا ثبوت ملاحظہ ہو!

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا آنحضرت ﷺ کا ارشاد نقل فرماتی ہیں: لایقبل اللہ صلوٰۃ حائض الابخمار ''بالغہ عورت کی نماز اللہ تعالیٰ بغیر اوڑھنی کے قبول نہیں کرتا'' یعنی صحیح نہیں (سنن ابی داؤد، ص۹۴، ج۱/ جامع ترمذی، ص۷۵، ج۱/ سنن ابن ماجہ، ص۴۸، المصنف لعبد الرزاق ص۱۳۰، ج۳/ سنن بیہقی، ص۲۳۳، ج۲)

۶) **نماز باجماعت کی افضلیت میں فرق**: ایک فرق مرد اور عورت کی نماز میں یہ ہے کہ مردوں کیلئے تو افضل بلکہ ضروری یہ ہے کہ وہ فرض نماز باجماعت ادا کریں جبکہ عورتوں کیلئے افضل یہ ہے کہ وہ بلا جماعت، علیحدہ علیحدہ پڑھیں۔

چنانچہ مردوں کے بارے میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ان صلوٰۃ الرجل مع الرجل از کی من صلاۃ وحدہ وصلاۃ مع الرجلین از کی من صلاتہ مع الرجل وما کثر فھوا حب الی اللہ عزّ وجل ''آدمی کا اکیلے نماز پڑھنے کی بنسبت دوسرے آدمی سے مل کر نماز پڑھنا زیادہ باعث ثواب ہے اور دو آدمیوں کے ساتھ مل کر نماز پڑھنا ایک آدمی کے ساتھ مل کر نماز پڑھنے سے بڑھ کر باعث ثواب ہے اور جس قدر (جماعت) زیادہ ہو وہ اللہ عزّ وجل کو زیادہ محبوب رکھے'' (ابوداؤد، ص۸۲، ج۱/ نسائی، ص۱۳۵، ج۱)

نیز وہ تمام حدیثیں بھی مردوں کیلئے نماز باجماعت کو افضل بلکہ ضروری بتاتی ہیں جن میں آنحضرت ﷺ نے نماز باجماعت کی فضیلتیں اور ترک جماعت پر سخت ترین وعیدیں ارشاد فرمائیں ہیں، جن کو ارباب صحاح ستہ نے مستقل ابواب میں ذکر کیا ہے، ملاحظہ ہو: (صحیح بخاری، ص۸۹، ج۱/ صحیح مسلم، ص۲۳۱، ج۱/ ابوداؤد، ص۸۰ تا ۸۲، ج۱/ نسائی، ص۱۳۴ تا ۱۳۶، ج۱/ ترمذی، ص۵۱۔۵۲، ج۱/ ابن ماجہ، ص۵۷)

اس کے مقابلہ میں عورتوں کی جماعت سے متعلق آنحضرت ﷺ نے فرمایا: لاخیر فی جماعۃ النساء الافی مسجد جماعۃ ''عورتوں کی جماعت میں کوئی بھلائی نہیں ہے الا یہ کہ مسجد جماعت میں (مردوں کے ساتھ) ہو''۔ (رواہ احمد والطبرانی فی الاوسط، بحوالہ اعلاء السنن، ص۲۱۴، ج۴) نیز ان تمام حدیثوں سے بھی اس پر روشنی پڑتی ہے جس میں عورت کی نماز کی صحن کی بنسبت دالان میں اور دالان کی بنسبت اندر کمرے میں افضل بتایا گیا ہے۔

(جاری ہے)